اسی طرح حضرات انبیاء علیہم السلام کی مخالفت میں کفار کی بغاوتیں کرنے کو اسلام سے کیا تعلق؟ کیا اُن نبیوں کے حکم سے اُنہوں نے بغاوتیں کی تھیں یا اُنکی مخالفت میں کی تھیں؟

آؤ ہم تمہیں ذرہ تمہاری گھر کی سیر کرائیں۔ بتلاؤ آریہ سماج کے مخالف مسلمان۔ عیسائی جینی۔ بودھ۔ بلکہ خود سناتنی ہندو بھی جو آریہ سماج سے مخالفت کر رہے ہیں جنکو تمہاری لفظوں میں بنلحت نام رکھنا چاہئے تو کیا ہمارا حق ہے کہ ہم ایک مضمون لکھیں کہ "بغاوت کا خمیر آریہ سماج میں" اور ثبوت میں یہ بتلادیں کہ دیکھو تمام دنیا کے لوگ آریہ سماج کی مخالفت کر رہے ہیں معلوم ہوا کہ آریہ سماج میں بغاوت کا خمیر ہے تو کیا ہمارے اس انوکھے استدلال پر تم خفا تو نہ ہوگے واللہ ہمیں تمہارے بھونڈے پن کے استدلالات پر ہمیشہ سے تعجب ہوا کرتا ہے۔ مگر تمہاری اس دلیل نے تو ہمیں یہانتک پہونچایا کہ ہم اس کہنے پر مجبور ہیں کہ ؎

لطف پر لطف ہے املا میں مرے یار کی یار + جائے حطی سی گدرح لکھتا ہی ہوز سے ہمک

ایسا ہی خلفاء راشدین کا باغیوں کے ہاتھ سے قتل ہونا بھی اسی کی مانند ہے جیسا کہ تمہارے گرو دیانندجی اور لیکھرام جی مخالفوں کے ہاتھ سے مارے گئے تو اسکا یہ نتیجہ صحیح بلکہ بہت صحیح ہے؟ کہ ان دونوں مقتولوں کے مذہب میں بغاوت تھی۔ علی ہذا القیاس سلطنت مغلیہ کے واقعات کو اسلام سے وابستہ کرنا اُسی قسم سے ہے جیسا کوئی ہندوؤں کی بت پرستی کو ویدوں کے سر تھوپدے۔ کیا یہ سچ ہے کہ ؎

تمہیں تقصیر اس بُت کی جو ہے میری خطا گنتی + ارے لوگو! ذرہ انصاف سے کہیو خدا لگتی

علی ہذا القیاس حضرت آدم کی بے فرمانی سے اگر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلام میں بغاوت ہے تو بتلاؤ کہ دنیا میں اتنے بندروں۔ سؤروں۔ کتوں۔ بلّوں وغیرہ میں کن کے بزرگوں کی رُوحیں ہیں؟ (سماجیو! دہرم سے کہنا اور سچ کہنا) تو پھر یہ کہنا بے جا ہے؟ کہ جنکے بزرگوں کی یہ روحیں ہیں بحکم الولد سر لابیہ وہ خود کیا کچھ نہ بنینگے تو پھر اُن کے مذہب میں بھی بغاوت ہوگی یا نہیں؟

سماجی مترو! ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے + نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

حقیقت المسیح وقرآن

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس مضمون کا بہت سا حصہ نمبر اوّل مسلمان میں آچکا ہے آج بقیہ تمام کیا جاتا ہے عیسائی راقم مضمون لکھتا ہے:-

"ادھر تو یہ شد و مد کہ اعلیٰ سے اعلیٰ مخلوق بھی کوئی ادنے سے ادنے شئے کو خلق نہیں کر سکتا اور ادھر یہ کہ مسیح مٹی کے لوندوں سے پرندے بنا بنا کر اُڑا رہے ہیں۔ اب اگر کوئی اب بھی مسیح اور غیر مسیح میں امتیاز نہ کر سکے اور ان کو سب مخلوق سے اعلیٰ اور بالا نہ مگر خالق ارض وسما کا آئینہ قدرت نہ مانے تو یہ اُس کی بے بصیرتی ہے۔ خود قرآن شریف فرماتا ہے اَفَمَنْ یَّخْلُقُ کَمَنْ لَّا یَخْلُقُ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ بھلا جو خلق کرتا ہو کیا وہ اس کی مانند ہو سکتا ہے جو خلق نہیں کر سکتا۔ پس اے لوگو تم کیوں سوچ کر بات نہیں کرتے۔ (سورہ نحل ع ۲) یہاں سے یہ اصول بھی سچ ٹھیرا کہ جو خلق کرتا ہے اُس میں مشابہت اسی کی ہوگی جو خلق کرتا ہے میں نے کیوں کہا کہ مسیح خدا کی صفت خالقیت میں باذن اللہ خدا کے مشابہ ٹھہرتی ہیں کیونکہ خلق آدم کی جو کیفیت ہمکو بتلائی گئی بالکل وہی خلق طیور کی بتلائی گئی۔ آدم کو خدا نے پہلے مٹی کا ایک پُتلا بنایا پھر اُس میں دم پھونکا۔ اُس کا دم زندگی بخش تھا۔ پُتلا جیتا آدمی بن کر کھڑا ہو گیا۔ مسیح نے بھی پہلے مٹی سے پرند کی ایک صورت بنائی۔ پھر اُس میں دم پھونکا وہ دم بھی زندگی بخش تھا اور وہ اُڑتا ہوا جانور ہو گیا +

فرشتوں سے مخاطب ہو کر خدا نے فرمایا اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ الخ میں پیدا کرنیوالا ہوں ایک آدمی مٹی سے پھر جب ٹھیک بنا چکوں اور پھونکوں اس میں اپنی روح (سورہ ص ع ۴) مسیح بنی اسرائیل سے فرماتے ہیں اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًا۔ میں بناتا ہوں تمہارے واسطے مٹی سے شکل پرندے کی پھر پھونک مارتا ہوں اُس کے اندر پس وہ ہو جاتا ہے اُڑتا جانور خدا نے ایک مٹی کا لوندا لیا۔ مسیح نے دوسرا لوندا مٹی کا لیا۔ خدا نے فرشتوں کے سامنے

مسیح نے بنی اسرائیل کے سامنے - خدا نے بنی انسان کے کالبد میں پھونک ماری آدم بن گیا - مسیح نے پرند کے کالبد میں پھونک ماری اور مرغ عیسے بن گیا کیسی صاف مشابہت ہے - فرق صرف یہ ہے خدا نے سب کچھ اپنی مرضی سے کیا - مسیح نے خدا کی مرضی سے کیا +

اس سب کے بعد جب ہم قرآن شریف کی یہ آیت پڑھتے ہیں تو ہم ششدر رہ جاتے ہیں اَمْ جَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ یا ٹھہرائے ان لوگوں نے خدا کے لئے شریک جنہوں نے کچھ خلق کیا ہو خدا کی خلق کے مانند جس سے انپر خالقیت متشابہ ہو گئی (رعد ع ۲) اور کہیں تو خالقیت متشابہ نہیں ہوئی کیونکہ کسی نے کچھ بھی نہیں کیا - مگر یہاں مسیح میں تو ضرور بالضرور متشابہ ہو گی اس نے نہ صرف خلق کیا بلکہ خدا کی طرح خلق کیا خدا نے اسکو قدرت عطا کی کہ وہ اس کی طرح خلق کرے اور یہ قدرت اور مرتبہ اس نے صرف مسیح ہی کو بخشا اور اس میں اور دیگر صفات میں انکو فرد و یگانہ رکھا - کوئی مخلوق ان سے ہمسری کا دعوی نہیں کر سکتا وہ سب سے اعلے اور بالا ہیں - اپنی پیدائش میں اپنی زندگی میں اپنی موت میں اپنی صفات میں آپ دنیا میں خدا کی صورت ہو کر آئے آپ ہی خدا کا کلام ہیں وہ کلام جس سے عالم بن گئے - نہ آپ کا کوئی ہمسر نہ خدا کا کوئی ہمسر ع کہ عدیم است عدیلش چو خداوند کریم"

جواب - یہ ساری تقریر بناء فاسد علی الفاسد ہے - آپ ہی اپنے دماغ میں یہ بات بنالی کہ مسیح کی نسبت جو خلق طیور کا لفظ آیا ہے وہ خلق انہی معنے میں ہے جن معنے میں باری تعالی کی صفت ہے حالانکہ ہم مفصل بتلا آئے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کو صفت خاصہ خداوندی میں ذرہ بھر دخل نہیں - قرآن مجید کے صاف لفاظ ہیں کہ فیکون طیرا باذن اللہ جس کی پوری تحقیق ہم پہلے کر چکے ہیں کہ اس آیت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مسیح نے صفت خاصہ خدائی میں ایک ذرہ بھر بھی دخل نہیں دیا - پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اڑا رہے ہیں اگر ہم اسکو سطحی رائے نام رکھیں تو کیا رکھیں - افسوس ہے کہ ایسے ذہین اور ذکی نامہ نگار ایسی غلطی کے مرتکب ہوں تو پھر دوسرے کیا کچھ نہ کرینگے ؎

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپنے ہمپر + خدا نا خواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

آپ لکھتے ہیں کوئی مخلوق اُن سے ہمسری کا دعوی نہیں کر سکتا وہ سب سے اعلی اور بالا ہیں" آپ اپنی خوش اعتقادی سے پڑے کہیں مگر قرآن مجید سے اسکا ثبوت نہیں ملتا -

آگے چلکر آپ لکھتے ہیں :-

"یہی ساری امور پیش نظر رکھکر قرآن شریف نے وہ جامع اور مانع تعریف روح اللہ کی فرمائی وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ آپ رویت دار ہیں دنیا میں اور آخرت میں اور مقربین میں - یہ مجمل تعریف آپ کی ہے جس کی تفصیل دوسرے الفاظ میں انجیل شریف میں بیان ہو چکی تھی یہ خدا نے مسیح کو مُردوں میں سے اُٹھا کر آسمانی مقاموں پر اپنے دہنے بٹھایا اور ساری سرداری اور مختاری اور قدرت اور خداوندی اور ہر ایک نام پر جو نہ صرف اس جہان میں بلکہ آئندہ جہان میں بھی لیا جاتا ہے بلند کیا" (خط بنام افسی ۱: ۲۰ و ۲۱) یہ وہ آسمان پر جا کر خدا کے دہنے ہے اور فرشتے اور حکومتیں اور ریاستیں اس کے تابع ہیں" (اول پطرس ۳: ۲۲) یہی معنے ہیں مقربین میں ہونے کے اور یہی معنے ہیں دنیا اور آخرت میں وجیہ ہونے کے +

(الف - میم) (تجلی بابت جنوری سنہ ۱۹۰۶ء)

جواب - عربی میں ایک اصولی فقرہ ہے جو ہر زبان میں مقبول عام ہے کہ تاویل الکلام بما لا یرضی به قائله باطل یعنی کسی کلام کی تفسیر ایسی طرح سے کرنی کہ اس کے قائل کے منشاء کے خلاف ہو غلط اور واہیات ہے - آج ہم عیسائیوں کے اس قابل نامہ نگار کو اس زرین اصول سے خلاف عمل پیرا ہوتے ہوئے دیکھکر سخت حیرت میں ہیں - قرآن مجید میں حضرت مسیح کی شان میں جو الفاظ آئے ہیں اُن کی تفسیر اُن انجیلی الفاظ سے کرتے ہیں جنکی تردید قرآن مجید نے کھلے الفاظ میں کر دی ہوئی ہے - قرآن مجید نے صاف کہا ہے لَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهٖ أَحَدًا یعنی اللہ تعالی کسی کو اپنے حکم میں شریک نہیں کرتا - صاف ارشاد ہے فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهٖ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ تمام چیزوں کی حکومت اسی پاک ذات کے قبضے میں ہے - قرآن مجید مسیح کی شان میں تقرب کا لفظ بولتا ہے مگر عبد مقرب - اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ وہ اللہ کا ایک مقرب فرمانبردار غلام ہے نہ یہ کہ اسکو کسی قسم کی مختاری یا ریاست دی ہوئی ہے - کیسا طرفہ ہے کہ انہی غلط خیالات کو قرآن

مجید کی تفسیر میں کھلے لفظوں میں پیش کیا جاتا ہے۔ کہ یہی معنے ہیں مقربین میں ہونے کے۔ گرہم کہتے ہیں کہ یہی معنے ہیں ؎ دروغ گویم بر روئے تو۔ کہ +

سماجی متروں سے ایک مؤدبانہ پرشن (سوال)

(از نامہ نگار)

(ا) مکتی خانہ میں رہنے کا زمانہ ۳۱ نیل ۱۰ کھرب ۴۰ ارب برس ہے (دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۱۸ و صفحہ ۳۲)

(ب) پاپ بنا بھوگے چھوٹنے کا نہیں۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بار دوم صفحہ ۳۰۸/۳۳۲ و صفحہ ۳۸۴/۳۲۶ اور مطبوعہ حال کے صفحہ ۳۱ و صفحہ ۴۲۵ میں ہے کہ گناہ کا بخشنا بھاری ادہرم ہے۔

(ج) سوامی جی ملک نجات سے واپس شدہ شخص تھے دیکھو رسالہ راہ نجات صفحہ ۵ مندرجہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۶۶۵ کالم ۲۔

(د) چند دنوں تک سنیاسی جی کا یہ اعتقاد تھا کہ ایشور میرے وجود سے علیحدہ کوئی چیز نہیں برہم میں ہی ہوں اور بہت دنوں تک ہردوار بدری نارائن وغیرہ (سناتن دہرمیوں کی) متبرک تیرتھوں کے درشن کرتے رہے۔ ایک جگہ ایک مردہ لاش کو بھی چیرا۔ بہت دنوں تک بھنگ پینے کے بھی عادی رہے دیکھو سوانح عمری جسکو خود سنیاسی جی نے ۱۸۷۹ء و ۱۸۸۰ء کی تھیوسفسٹ کے انگریزی اخبار میں چھپوایا تھا جسکا ترجمہ ولیت رائے جگرانوی نے اردو میں لکھا ہے۔

(ہ) آسائش اور تکلیف کے تفرقے معہ جملہ لوازمات کے گذشتہ جون کے کرم ہیں مثلاً رانی یا گھسیارن کے بطن سے پیدا ہونا۔ حمل کیوقت سے دکھ یا سکھ کا بھوگنا۔ عمدہ پانی سے غسل دیا جانا۔ یا نہلانے کے لئے پانی تک میسر نہ ہونا۔ آراستہ محل میں راجہ کے یہاں پیدا ہونا یا جنگل میں پیدا ہونا نال بیعہ ... کاٹی جانا کشمیر میں یا افریقہ کے ریگستان میں پیدا ہونا۔ لاڈ پیار سے آرام کے ساتھ یا دھوپ و درختوں کے نیچے تکلیف کے ساتھ پرورش

پانا۔ دیکھو ستیارتھ صفحہ ۲۳۲ و ثبوت تناسخ مندرجہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۹۵ کالم ۲۔

دیانندی دوستو! تمہیدات مندرجہ بالا (از الف تا د) کو پہلے بخوبی ذہن نشین کر لو اسکے بعد اپنے چوتھی نیم کو سامنے رکھکر ہمیں بتاؤ کہ نجات یافتہ روحیں پاپ سے بہمہ وجوہ پاک و صاف ہو کر نجات پاتی ہیں یا ہنوز پاپ کا کچھ شائبہ باقی ہی رہ جاتا ہے کہ وہ نجات پا جاتی ہیں۔ شق دوم کا تو امکان ہی نہیں ہے (دیکھو ب) اس لئے تم چار و ناچار شق اول ہی کے اختیار کرنے پر مجبور ہو گے پس بغور ملاحظہ کرو۔

جس حالت میں کہ نجات یافتہ روحیں تمام پاپوں سے اچھی طرح پاک و صاف ہو کر مکتی خانہ میں چلی گئیں اور بجز پن کے کوئی ایسا پاپ بھی انکے ذمہ نہیں رہگیا جسکی وجہ سے وہ مکتی خانہ سے نکلنے کے بعد کسی ادنے سے ادنے تکلیف یا ذرہ برابر صدمہ میں انکو مبتلا ہونے کی نوبت آوے اب مکتی خانہ سے واپسی کے بعد انسانی قالب میں آنے کے لئے بجز دو صورتوں کی کوئی تیسری صورت نہیں۔ یا تو برہمان وید وغیرہ آدی سرشٹی میں پیدا ہونے والوں کے مانند بلا توالد و تناسل انسانی جنم میں وہ آویں یا بذریعہ توالد و تناسل موجودہ انسان کی طرح صلب پدر سے ماں کے رحم میں داخل ہوویں اور نو مہینے تک اس تنگ و تاریک قید خانے میں ناپاک خون کی غذا کرتے ہوئے نہایت تکلیف کے ساتھ ایام گذاری کریں اور پیدا ہونے کی سخت محنت اور غیر قابل برداشت مصیبت جھیلتے ہوئے روئے زمین پر جلوہ افروز ہوویں۔

اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ اگر شق ثانی صحیح و درست ہے تو نجات یافتہ روحوں کو مکتی خانہ سے نکالکر تکلیفات مندرجہ بالا میں ویدک پرمیشور انسانی قالب میں لانے کے لئے کیوں مبتلا کرتا ہے اور کس پاپ کی جزا میں مکت شدہ جیون کے بابت ایسی مشقت جھیلنے کی تکلیف صرف روا ہی نہیں بلکہ واجب و ضروری سمجھتا ہے۔

سماجی دوستو! اسکا جواب دیتے ہوئے (ہ) کو بالضرور دیکھ لینا تاکہ تمہیں بھی ظاہر ہو جاوے کہ آسائش اور تکلیف کے جتنے تفرقے معہ اپنے جملہ لوازمات کے ہیں ان سب کیوجہ صرف گذشتہ جون کے کرم کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ہمنے بپاس تمہارے تھوڑی دیر کے لئے تسلیم کر لیا کہ ماں کے بطن سے پیدا ہونے اور اس کے پیٹ میں مدت معہودہ تک رہنے میں ایک

گونہ آرام ہوتا ہے اور گھسیارن کے بطن میں رہنے اور اُس کے بطن سے پیدا ہونے میں بظاہر ایک طرح کی تکلیف دکھائی دیتی ہے لیکن دونوں کے بطنوں سے پیدا ہونے کی راحت اور تکلیف ایک امر اضافی ہے یعنی جو تکلیف کہ گھسیارن کے پیٹ میں نو مہینوں تک رہنے اور اُس کے پیٹ میں پیدا ہونے سے ہوتی ہے وہ کسی قدر زیادہ ہے بہ نسبت رانی کے پیٹ میں رہنے اور پیدا ہونے کے نہ یہ کہ رانی کے بطن میں رہنے اور پیدا ہونے کی مطلق تکلیف ہی نہیں ہوتی۔

لیکن تجربہ تو اس امر کا شاہد ہے کہ بحالت حمل اور ولادت خوشحال اور مرفہ الحال مستورات جتنی تکلیفیں جھیلتی ہیں اتنی غربا اور فاقہ کش عورتیں نہیں اور حاملہ کی تکلیفیں و آرام پر جنین کی تکلیف و راحت منحصر ہے۔ بہر حال نجات یافتہ روحیں خواہ مالی ہی کے بطن سے پیدا ہوں لیکن پھر بھی نو مہینوں تک پیٹ کے اندر رہنے اور خون کے غذا کرتے اور پیدا ہوتے وقت کے صدمات میں مبتلا ہونے سے انہیں چارہ نہیں۔ اگرچہ گھسیارن کے بطن سے کچھ کم ہی کیوں نہو۔

دیانندی دوستو! اب یا تو یہ پکے سے تسلیم کرو کہ نجات یافتہ رُوحوں کے ذمہ کچھ پاپ بالضرور رہ جاتا ہے جس کے عوض میں وہ اکتیس نیل۔ اکھرب چالیس ارب برسوں کے بعد تکلیفات مندرجہ بالا میں مبتلا کیجاتی ہیں لیکن یہ تسلیم کر لینا دیانندی پنتھ سے یک قلم ہاتھ دھو لینا ہے (دیکھو ب)

یا یہ کہو کہ بلا وجہ اور بغیر کسی سابقہ پاپ کے وہ ان تکلیفات اور صدمات میں مبتلا ہوتی ہیں اس صورت میں تناسخ کا تانا بانا کارگاہ دنیا میں ایسا ٹوٹ جائیگا کوئی بے ای بہاشے باوجود بہت ہی ہاتھ پاؤں مارنے کے خود تو کیا جوڑ سکیگا بلکہ اسکی نو لاکھ آنے والی نسلیں بھی اس کے جوڑنے سے قاصر رہینگی

ممکن ہے کہ سماجی پارٹی کا کوئی اعلٰی مجبرۃ ترانہ زبان پر لاوے اور بغیر سوچ سمجھے یہ شوشا لایے کہ نجات یافتہ رُوحیں صلب پدر اور رحم مادر سے نہیں پیدا ہوتیں کہ اعتراض مذکورہ بالا وارد ہو سکے بلکہ وہ آدمی سرشٹی میں بلا توالد و تناسل مثل ملہمان وید وغیرہ کے پیدا

ہوتی ہیں اور انکو مندرجہ بالا تکلیفات میں مبتلا ہونا نہیں پڑتا۔

اس کی بابت صرف اسقدر عرض ہے کہ پہلے اپنے اس دعوی کو کسی ویدک منتر یا سماج کے مستند و مسلمہ کتب سے مدلل کرو بعدہ یہ بتاؤ کہ تمہاری سراپا آنند پنڈت دیانند جی بھی تو آخر ملک نجات سے واپس شدہ شخص تھی یا نہیں۔ اگر تھے (چنانچہ دیکھو ج) تو وہ ملہمان وید کی طرح کیوں بلا توالد و تناسل نہ پیدا ہوئے اور تکلیفات مندرجہ بالا جھیلنے کی مشقت میں کیوں مبتلا کئے گئے یعنی ایک سناتن دہرم بت پرست برہمن کے نطفہ کے ذریعہ سے ایک سناتن دہرم یعنی بت پرست برہمنی کے رحم میں نو مہینوں تک نہایت تکلیف کے ساتھ رہے اور بے انتہا مصیبت کے ساتھ پیدا ہوئے۔ حالانکہ سنیاسی جی کے مہاتما روح کو باعتبار اسکی صفائی و پاکیزگی کے ترشپٹ (یعنی تبت) میں ملہمان وید کیطرح بلا ذریعہ توالد و تناسل جنم لینا تھا نہیں تو کم سے کم بت پرست کے نطفہ و رحم کے ذریعہ سے نہ جنم لیتے بلکہ کسی موحد خاندان میں پیدا ہوتے اور اگر انکی اعمال ایسے ہی تھے کہ خواہ مخواہ بت پرست یعنی شدر ہی خاندان میں جنم لیویں تو کسی بڑے سے بڑا راجہ اور رانی کے نطفہ سے جنم لینا ضروری تھا تا کہ سنیاسی جی کی روح ان تکلیفوں سے تو ضرور بچ جاتی جو ایک معمولی اور غریب خاندان کے یہاں پیدائش میں ہوتی ہے لیکن اس کے برعکس ہونے سے اظہر من الشمس ہے کہ وہ ہرگز ملک نجات میں واپس شدہ انسان نہ تھے بلکہ اُن کے اعمال تو ایسے بھی نہ تھے کہ کشمیر یا ہندوستان میں کسی راجہ مہاراجہ کیا بلکہ چھوٹے سے چھوٹے غریب سے غریب موحد باپ ماں سے پیدا ہوتے۔ سنیاسی جی کی پیدائش معہ سماج عمری سے انکی گذشتہ جون کے اعمال کو ہر ایک شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

پس اگر مندرجہ بالا تحریر کے اعتبار سے وہ ملک نجات سے واپس شدہ نہ تھے اور فی تحقیقت نہ تھی تو دیانندی مت والے دوستو! پھر ان کو آج سے ملک نجات سے واپس شدہ انسان مت کہنا۔ اور نیز بلحاظ مضمون (ب و د) یہ بھی نہ بلق پر مت لانا کہ سنیاسی جی اپنی اس

لہ دیانندی اصول کے لحاظ سے بت پرست انسان (فسد مور) دہریہ ہے زدیکھو ستیارتھ پرکاش صا ۱۹) اگرچہ وہ کسی اعلٰی سے اعلٰی برہمن ذاتی کے خاندان ہی میں کیوں نہ پیدا ہوا ہو کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ورن صفاتی ہے نہ کہ ذاتی۔ منہ